Semester
Spring 2021

کلاس میٹرک
کورس کوڈ
219

گھریلو زری
امور کا انتظام

STUDIO-9

Assignment
NO. 3

Assignment Due Date
30-07-2021

AIOU STUDIO 9
www.daniyalstudio9.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

فارم برائے امتحانی مشق (پرت)

حل شدہ امتحانی مشق کے ساتھ مقررہ تاریخ سے پہلے اس فارم کے 3 پرت اپنے ٹیوٹر کو ارسال کریں۔

یہ حصہ طالب علم پُر کریں

نام طالب علم ____________________

رول نمبر ____________________

مکمل پتہ (طالب علم کا) ____________________

____

____

کورس کا نام ____________________

کورس کوڈ نمبر __________ مشق نمبر __________

نام ٹیوٹر ____________________

مکمل پتہ (ٹیوٹر کا) ____________________

____

____

ٹیوٹر لسٹ کے لیے si.aiou.edu.pk سائٹ وزٹ کریں۔

سمسٹر بہار 2021

(نیچے دونوں تاریخیں طالب علم ضرور پر کریں۔)

مقررہ تاریخ __________ روانگی کی تاریخ __________ طالب علم کے دستخط __________

یہ حصہ ٹیوٹر پُر کریں

نام مطالعاتی مرکز ____________________ ضلع ____________________

امتحانی مشق وصول کرنے کی تاریخ ____________________

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
حاصل کردہ نمبر															

ٹیوٹر کی رائے ____________________

____

____

دستخط ____________________

تاریخ واپسی ____________________

حاصل کردہ نمبر	
کل نمبر	

نوٹ: اس فارم کی فوٹو کاپی بھی استعمال ہوسکتی ہے۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

کورس:	گھریلو زرعی امور کا انتظام	سطح:	میٹرک
کورس کوڈ:	219	سمسٹر:	بہار 2021
اسائنمنٹ نمبر:	3	سبجیکٹ ٹوٹل اسائنمنٹ:	4

جن طلبہ کی کتابیں نہیں آ رہی ہیں اور قریبی مارکیٹ سے بھی نہیں مل رہی ہیں۔ وہ طلبہ **Studio 9** کی سروس کے ذریعے اسائنمنٹ اور امتحانات کی تیاری کے لیے کی بک حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب کی **Printed** کی قیمت کے علاوہ مزید ڈاک خرچہ **150** روپے ادا کر کے آرڈر کروا سکتے ہیں۔ واٹس ایپ **0309-6696159**

امتحانی مشق نمبر 3

سوال نمبر 1: ہاتھوں کی صفائی ناخن کاٹنا اور دانتوں کی صفائی کی اہمیت سے متعلق بیان کریں۔

جواب:

دانتوں کی صفائی

نماز پڑھنے سے پہلے میل کچیل کو صاف کرنا چاہیئے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر دانت صاف نہ ہوں تو منہ سے بدبو آتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ مسوڑھوں اور دانتوں میں غذائی ذرات رہ جانا اور میل جم جانا ہوتی ہے۔ اس طرح دانت پیلے پڑ جاتے ہیں اور پھر دانتوں پر داغ دھبے سے دانت بدنما نظر آتے ہیں۔ ان دھبوں کو بعد میں دور کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

زیادہ عرصہ دانت صاف نہ رکھنے سے دو قسم کے نقصان دہ اثرات ہوتے ہیں۔

1۔ مسوڑھوں سے خون رسنے لگتا ہے اور کئی موقعوں پر مسوڑھوں میں سوجن پڑ جاتی ہے اس صورت میں کھانے پینے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

2۔ کیڑا لگنا: میٹھی چیزوں کا اکثر استعمال اور دانتوں کی صفائی کی کمی کی وجہ سے دانتوں میں کالے

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے **AIOU Studio 9** یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

بدنما قسم کے داغ پڑ جاتے ہیں جو بعد میں سوراخ کر دیتے ہیں۔ جس کو عام زبان میں کھوڑ اور کیڑا لگنا کہا جاتا ہے۔ صفائی نہ ہونے کی صورت میں دانت اکثر درد کرنے لگتا ہے اور پھر کھوڑ بنا جاتا ہے۔ آخر کو دانت اپنی جگہ سے نکل کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ دودھ کے دانت نہ ہوں تو ساری عمر کیلئے بغیر دانت کے گزارا کرنا پڑتا ہے۔

اگر گندے دانتوں سے کھایا جائے تو دوسرے مہلک امراض کا شکار بھی ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہماری خوراک منہ کے راستے معدے میں پہنچتی ہے اور جب گندے دانت اور مسوڑھے ان کو چباتے ہیں تو منہ کے جراثیم بھی کھانے کے ساتھ شامل ہو کر معدہ میں داخل ہو جاتے ہیں جو بیماری کا موجب بنتے ہیں۔

دانتوں کی صفائی مختلف چیزوں سے ہو سکتی ہے۔

1۔ مسواک

مسواک ایک قسم کی خوشبودار لکڑی ہوتی ہے۔ اس میں قدرتی طور پر ایسے اجزاء شامل ہوتے ہیں جو کہ منہ کے جراثیم کو ختم کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں مسواک کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ایک حدیث کے مطابق مسواک کرنا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

2۔ منجن کا استعمال

منجن بازار سے تیار بھی مل سکتا ہے اور یہ گھر پر بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ گھر پر تیاری کیلئے ضروری ہے کہ گودے والی لمبی ہڈی حاصل کی جائے اور پھر گودا نکال کر اندر نمک بھر لیا جائے اس کے بعد ہڈی کے منہ کو آٹے کی مدد سے بند کر دیا جائے اور ہڈی کو لکڑی کی آگ یا کوئلوں پر جلا لیا جائے۔ اس وقت تک جب تک ہڈی کوئلے کی شکل نہ بن جائے۔ کوئلہ بنی ہڈی کو ٹھنڈا کر کے پیس لیا جائے۔ اس سفوف کو ڈھکن دار بوتل میں محفوظ کر لیں اور ضرورت کے وقت دانتوں اور مسوڑھوں پر استعمال کریں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ یہ منجن مسوڑھوں اور دانتوں کو مضبوط بناتا ہے اور اس کے استعمال سے دانت چمکدار ہوتے ہیں۔

3۔ ٹوتھ پیسٹ

یہ انگریزی طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ خریدنے میں کچھ مہنگا ہوتا ہے اگرچہ برش دانتوں کی دراڑوں میں پہنچ کر چھوٹے غذائی اجزاء کو باہر لے آتا ہے لیکن دیہات میں اس کا استعمال عام نہیں ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر2: پانی حاصل کرنے کے قدرتی طریقے تحریر کریں۔

جواب:

پانی حاصل کرنے کے قدرتی طریقے

قدرتی پانی حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں۔

1۔ بارش کا پانی۔ 2۔ زیرزمین پانی۔ 3۔ سطح زمین کا پانی۔

1۔ بارش کا پانی

بعض علاقوں میں پانی کے استعمال کا انحصار مکمل طور پر بارش پر ہوتا ہے۔ بارش کا پانی جو ہڑوں یا تالابوں میں اکٹھا کرلیا جاتا ہے۔ پینے اور گھر کے دوسرے کام کاج کیلئے ضرورت پڑنے پر استعمال کیا جاتا ہے۔

2۔ زیرزمین پانی

بارش کے پانی کا کچھ حصہ زمین میں جذب ہو جاتا ہے اور کچھ ندی نالوں کی صورت میں بہہ جاتا ہے جو پانی زمین میں جذب ہو جاتا ہے اسے کنویں کی مدد سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسے زمینی پانی کہتے ہیں۔ کئی علاقوں میں کم گہرائی پر پانی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات چشموں کی صورت میں باہر نکل آتا ہے۔ پھر زمین کھود کر کنوئیں، پمپ یا ٹیوب ویل کے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے۔

کنوئیں

کنوئیں زمین کھود کر یا اس میں سوراخ کر کے بنائے جاتے ہیں۔ جب کھدائی پانی کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے تو پانی اپنے دباؤ سے باہر نکلتا ہے۔ کنوئیں دو قسم کے ہوتے ہیں ایک کم گہرائی والے اور دوسرے زیادہ گہرائی والے۔ کم گہرائی والے کنویں کا پانی عام طور پر صاف نہیں ہوتا ان کی نسبت زیادہ گہرائی والے کنویں کا پانی جراثیم سے پاک اور صاف ہوتا ہے۔ بشرطیکہ کنواں صحیح طور پر بنایا گیا ہو اور اس میں باہر سے گندگی جانے کا امکان نہ ہو۔

چشمے

چشمے کا پانی عام طور پر پہاڑی علاقوں میں سے نکلتا ہے۔ اس صورت میں زمین دوز پانی ایک نرم سی جگہ پر اکٹھا ہو کر خود بخود اپنے دباؤ سے نرم زمین پھاڑ کر باہر بہنے لگتا ہے۔ اس قسم کا پانی استعمال کرنے

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

سے پہلے یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہے کہ کہیں یہ پانی کسی نالے کا تو نہیں۔ سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ نالے کا پانی گدلا ہوتا ہے۔ جبکہ چشمے کا پانی صاف ہوتا ہے۔ چشمے کا پانی جمع کرنے کیلئے حوض بنانا اچھا ہے۔ حوض کی پچھلی دیوار بنانے سے پہلے جس جگہ سے پانی باہر نکل رہا ہو وہاں کچھ پتھر رکھ دیں۔ ایسا کرنے سے پانی اپنے بہاؤ کے ساتھ مٹی نہیں لے جاسکے گا حوض اتنا بڑا ہونا چاہیئے کہ برسات کے موسم میں اس میں پانی زیادہ ہونے سے نقصان نہ ہو۔ حوض کو اوپر سے ڈھکا ہونا چاہیئے۔

3۔ سطح زمین کا پانی

کنویں یا چشمے سے حاصل کردہ پانی پینے کیلئے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اکثر دیہات میں نہ تو کنواں میسر آتا ہے اور نہ ہی چشمہ۔ یعنی صرف دریا، ندی نالے کا ہی پانی مل سکتا ہے۔ اس صورت میں ہر فرد کو محتاط ہونا پڑتا ہے۔ دریا ندی یا نالے کے پانی کی صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ یہ پانی مضر صحت بھی ہو سکتا ہے۔

بہتا پانی

برسات کے موسم میں ندی نالوں کا پانی تیز چل رہا ہوتا ہے۔ ایسا پانی پینے کیلئے استعمال ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جب اس میں پگھلی ہوئی برف شامل ہو۔ ایسی صورت میں پینے کیلئے پانی ندی یا دریا کی اس جگہ سے لیا جائے جو آبادی سے دور ہو تا کہ صاف پانی میسر ہو سکے۔

کھڑا پانی

بارش کا پانی سطح زمین پر بہہ کر ایسی جگہ اکٹھا ہو جاتا ہے جہاں تھوڑی ڈھلوان ہو ایسی جگہوں کو جوہڑ کہا جاتا ہے اور بعض اوقات ایسی جگہیں خود ضرورت کے تحت تعمیر کی جاتی ہیں اور بارش کا پانی ان میں اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ جوہڑ اور تالابوں کا پانی صحت کیلئے نہایت ہی غیر موزوں ہوتا ہے۔

4۔ چھوٹے پیمانے پر پانی کو صاف کرنے کے طریقے

1۔ اگر وبائی صورت نہ ہو اور عام حالات میں جوہڑ، تالاب یا دریا کے پانی کا استعمال ضروری ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ پانی کو چھان کر استعمال کیا جائے تا کہ اس میں حل شدہ تمام موٹی کثافتوں سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔ اگر ہنگامی حالات میں پینے کیلئے پانی کی ضرورت ہو تو برتن پر

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

صاف باریک کپڑا رکھ کر پانی پینا چاہیئے تاکہ گرد وغبار اور مٹی کے ذروں سے پاک ہو سکے۔

2۔ وباء کے دنوں میں جوہڑ کے پانی کو ابال کر استعمال کرنا چاہیئے۔ خشک موسم میں چونکہ ندی، نالوں اور دریاؤں میں پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے لہذا اس وقت بھی پانی ابال کر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ بعد میں پینے کے کام آتا ہے۔

3۔ دریا، جوہڑ اور کم گہرے کنوئیں کے پانی کو پوٹاشیم پرمیگنیٹ (لال دوائی) کے استعمال سے پینے اور برتن دھونے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ اس کیلئے چار سیر پانی میں چھ قطرے پوٹاشیم پرمیگنیٹ ملائی جاتی ہے اور نصف گھنٹے کے بعد پانی استعمال کے قابل ہو جاتا ہے۔

4۔ دریاؤں کے پانی کو نتھار کر استعمال میں لانا لازمی ہے پانی کو کسی بڑے برتن میں ڈال کر ایک دو گھنٹے آرام سے رکھ دیا جاتا ہے اور پھر بہت احتیاط کے ساتھ اوپر کے پانی کو کسی دوسرے صاف برتن میں نتھار لیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے تمام موٹی کثافتیں مثلاً مٹی، کنکر، ریت وغیرہ تہہ میں بیٹھ جاتی ہے اور اوپر کا پانی صاف ہو جاتا ہے۔ نتھارے ہوئے پانی کو مزید صاف کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل ذرا دیرپا ہے۔ اس عمل کو عمل تقطیر کہتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر 3: ریشم سازی کی اہمیت، فروغ اور فوائد بیان کریں۔

جواب:

ریشم کے کیڑے پالنے کے عملی طریقے

1۔ قدرتی ریشم اور ابریشم کاری

شہد کی مکھی کی طرح خداوند تعالی نے ریشم کے کیڑوں کو بھی اعلی خوبیاں عطا کی ہیں جو قدرتی ریشم پیدا کرنے کا ایک واحد اور اہم ذریعہ ہے۔

بنی نوع انسان کی خدمت کے پیش نظر اس کیڑے کی افادیت کو جتنا بھی سراہا جائے کم ہے۔

جب ریشم کے کیڑے یعنی سنڈیاں (لاروے) شہتوت کے پتوں (بطور قدرتی خوراک) کو کھاتی ہیں۔ تو ایک قسم کا لعاب پیدا کرتی ہیں جو ہوا کے اثر سے باریک باریک چمکیلے دھاگوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو ریشم کہلاتا ہے اور یہی وہ دھاگہ ہے جو ریشمی کپڑا بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

ریشم کے کیڑے پالنے اور ان سے ریشم حاصل کرنے کے فن (عمل) کو "ابریشم کاری" کہتے ہیں۔

یہ کیڑا ہزاروں سال پہلے چین میں دریافت ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کیڑا ایک چینی کسان کی لڑکی نے کھیتی باڑی کے وقت ایک خاص قسم کے درخت (شہتوت کے درخت) کے پتے کھاتے ہوئے دیکھا۔ اس کیڑے کی عجیب و غریب عادات کو دیکھ کر اس لڑکی نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کی پرورش میں دلچسپی لینے لگی۔

2۔ ریشم سازی کی اہمیت اور ضرورت

موجودہ سائنسی دور میں مصنوعی ریشے کی ایجاد کے باوجود بھی اصلی اور قدرتی ریشم کی مقبولیت اور

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

اہمیت اپنی جگہ برقرار ہے۔ ریشم کے کیڑے پالنا گھریلو دستکاریوں میں ایک نفع بخش مشغلہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ایسی صنعتیں اپنائی جارہی ہیں جن سے کم محنت اور تھوڑے وقت میں زیادہ آمدنی ہوسکے۔ ان میں سے ریشم سازی بھی اہمیت کی حامل ہے۔

ہمارے دیہات کے لوگ خاص کر بارانی علاقے میں مقبول ذریعہ معاش نہ ہونے کی وجہ سے ناامید ہو جاتے ہیں۔ ملازمت/مزدوری کرنے بڑے بڑے قصبوں، شہروں بلکہ باہر کے ملکوں میں چلے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے کھیت اسی طرح پڑے رہتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کیلئے کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ان کا خیال ہے کہ روزی صرف کھیتی باڑی سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ روزی کمانے کے اور بھی بہت سے وسائل اور ذرائع ہیں۔ مثلاً ریشم سازی جو ایک نفع بخش کاروبار ہے۔ اس کو ہی اپنا لیا جائے تو گھربار چھوڑ جانے کی ضرورت پیش نہیں آسکتی۔ بات صرف سمجھ بوجھ اور ارادے کی ہے۔ باغ اور کھیت کے اردگرد شہتوت کے کچھ درخت لگا کر ریشم سازی سے گھر بیٹھے روپیہ کمایا جاسکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر گھر پر بے کار بیٹھا جائے اور بارش کا انتظار کیا جائے خاص طور پر بارانی علاقوں کیلئے کہ کب بارش ہو۔ کب زمین تیار کی جائے اور کب کوئی فصل کاشت کرکے برداشت کی جائے۔

☆ ان حالات میں ریشم کی صنعت، باعزت روپیہ کمانے اور اپنے گھر کی غربت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس طرح دیہی لوگوں کی اقتصادی اور معاشی حالت بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ پاکستان کے میدانی علاقوں میں ریشم کے کیڑے کامیابی سے پالے جاتے ہیں۔ ہمارے محنتی کسان اور گھر کے دیگر افراد، بوڑھے، عورتیں اور بچے اس صنعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

3۔ ریشم سازی کے فوائد

1۔ قدرتی ریشم ملائم اور باریک کپڑا بنانے کے کام آتا ہے۔

2۔ ریشمی دھاگہ جراحی میں زخموں کے سینے کے کام آتا ہے۔

حکومتی اقدام: ریشم سازی کی توسیع اور اسکے فروغ کیلئے حکومت پاکستان نے مختلف مقامات پر سیریکلچر کا عملہ مقرر کر رکھا ہے۔ جو لوگوں کو ریشم کے کیڑے پالنے کے بارے میں مشورے دینے کے ساتھ ساتھ معلوماتی لٹریچر بھی فراہم کرتا ہے۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

4۔ریشم سازی کی خصوصیات

1۔ ریشم کے کیڑے کی پرورش کیلیۓ صرف شہتوت کے پتوں (قدرتی خوراک) کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ درخت تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کے پتے کیڑوں کو آسانی سے فراہم کیۓ جا سکتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے چونکہ صرف پتے ہی کھاتے ہیں شاخیں اور ٹہنیاں بچ جاتی ہیں۔ ان بچی کھچی شاخوں سے ٹوکریاں بنائی جا سکتی ہیں۔ جن کو فروخت کر کے آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

2۔ اس صنعت کو شروع کرنے کیلیۓ زیادہ سرمایہ، مشینری، اوزار، سامان اور کسی لمبی چوڑی جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس صنعت کو چلانے کیلیۓ زرعی بینک اور دیگر اداروں سے قرضہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

3۔ ریشم کے کیڑے پالنے سے کسانوں کے کھیتی باڑی کے دوسرے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی کیونکہ ہمارے ہاں عام طور پر اپریل کے نصف یا آخر میں کسان گندم کی کٹائی شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے ریشم کے کیڑے پالنے کا موسم ہوتا ہے۔ دیہات میں لوگوں کے پاس اپنے کھیتی باڑی کے کام کاج کے بعد فرصت کے چند لمحات ہوتے ہیں۔

4۔ کھیتی باڑی کے کام کاج کے ساتھ ساتھ فراغت کا وقت بھی اچھی طرح گزارا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ تھوڑی سی محنت، توجہ اور تھوڑے عرصہ میں اس نفع بخش صنعت سے معاوضہ بھی مل جاتا ہے۔

5۔اخراجات اور آمدنی کا تخمینہ (اندازہ)

گھریلو پیمانے پر ریشم کے کیڑے پالنے کی صنعت کو 28 گرام (آیک اونس) بیج سے شروع کرنے کیلیۓ اخراجات اور آمدن کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے۔

☆ ریشم کے کیڑے کے انڈوں کے ایک پیکٹ کی قیمت -/150 روپے ہے (ایک پیکٹ کا وزن 4 گرام (آدھا اونس) ہوتا ہے۔ اس میں بیس ہزار انڈے ہوتے ہیں۔

☆ ایک پیکٹ (آدھا اونس) کے انڈوں سے کیڑے پالنے کیلیۓ 650 سے 700 کلوگرام شہتوت کے پتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ (پتوں کا یہ وزن 10 درختوں سے حاصل ہوتا ہے)۔

☆ ایک پیکٹ انڈوں سے 10 کلوگرام خشک ٹوٹیاں حاصل ہوتی ہیں۔

☆ ایک کلوگرام خشک ٹوٹیوں کی قیمت 100 روپے سے 150 روپے تک ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

ضروری سامان

ریشم کے کیڑے پالنے کیلئے مندرجہ ذیل سامان کا ہونا بہت ضروری ہے۔

1۔ شہتوت کے درخت
2۔ ریشم کے کیڑوں کے انڈے (تخم یا بیج)
3۔ پرورش گاہ (کمرہ جگہ)
4۔ جالی (چھوٹے اور بڑے سوراخوں والی)
5۔ ردی کاغذ
6۔ چٹائیاں
7۔ چنگیریاں
8۔ چارپائی
9۔ ٹوکرے
10۔ رسیاں، ستلی
11۔ چاقو، چھری
12۔ لکڑی کا تختہ
13۔ قینچی
14۔ بانس، ڈنڈے
15۔ ترپال (پتوں پر ڈالنے کیلئے)
16۔ گوبر کے اوپلے
17۔ تھرمامیٹر
18۔ صاف ستھرے 3 یا 4 پر (مرغی یا کسی پرندے کے
19۔ نیلا تھوتھا
20۔ گندھک
21۔ فارملین (اگر آسانی سے مل سکے)

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر 4: مرغیوں کی بیماریاں، علامات اوران کا علاج تحریر کریں۔

جواب:

1۔رانی کھیت (کوکڑا)

علامات

چوزوں میں بیماری کا حملہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔ بیمار چوزوں اور مرغیوں کی ناک چونچ اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے، پر پھیلائے الگ کھڑی رہتی ہیں، چونچ کھول کر سانس لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جب سانس رکتا ہے تو آواز پیدا ہوتی ہے چلتے وقت لڑکھڑاتی ہیں۔ گردن اور ٹانگوں پر فالج ہو جاتا ہے۔ بیٹ پتلی بدبودار اور سبز رنگ کی ہوتی ہے۔

احتیاط وعلاج

تین دن کی عمر میں چوزوں کی آنکھوں میں رانی کھیت ویکسین (حفاظتی ٹیکہ) کا ایک قطرہ ایک آنکھ میں ڈالیں دو ہفتے کی عمر میں دوبارہ قطرہ اور چار ہفتہ کی عمر میں رانی کھیت ویکسین کا تیسرا ٹیکہ زیر جلد لگائیں۔ گاؤں میں ہر تین ماہ بعد گاؤں کی تمام مرغیوں کو رانی کھیت ویکسین کا ٹیکہ لگواتے رہیں۔ بیماری کی علامات ظاہر ہونے پر بیمار مرغیوں کا کوئی علاج نہیں۔

2۔مرغیوں کی چیچک (فاؤل پاکس)

علامات

شروع میں کلغی، کنٹھ، آنکھوں اور چونچ پر سرخ دانے نکلتے ہیں ان دانوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور سفید رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ یہ چھالے پھٹ کر آپس میں مل جاتے ہیں زخم بن جاتے ہیں آٹھ دس روز بعد ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ آنکھوں اور گلے کے اندر بھی دانے نکل آتے ہیں جس کی وجہ سے بیمار مرغی کھا پی نہیں سکتی۔ کمزور ہو جاتی ہے۔ انڈے دینے بند کر دیتی ہے۔

احتیاط وعلاج

مرغیوں کی چیچک کا حفاظتی ٹیکہ جس کو فاؤل پاکس ویکسین کہتے ہیں چھ سے آٹھ ہفتے کی عمر میں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

لگوانے سے مرغیاں زندگی بھر کیلئے اس بیماری سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ زخموں کو بورک ایسڈ لوشن یا پوٹاشیم پرمیگنیٹ لوشن سے صاف کریں۔ TNF-60 گرام ایک لیٹر پانی میں حل کر کے تمام مرغیوں کو پینے کو دیں یا TM-200 دوائی ایک گرام ایک کلوگرام خوراک میں ملا کر کھانے کو دیں۔

3۔ مرغیوں کے سفید دست

علامات

بیمار چوزے پر پھیلائے آنکھیں بند کئے اکٹھے ہو کر ایسے اکڑے ہوتے ہیں جیسے ان کو سردی لگ رہی ہو۔ سفید لیسدار دست کرتے ہیں جو چوزوں کے پچھلے حصے پر چپک جاتے ہیں سانس کے تکلیف سے چونچ کھول کر لیتے ہیں۔ بڑی مرغیوں میں کلغی اور کنٹھ پیلے ہو جاتے ہیں اور سکڑ جاتے ہیں۔ کھانا پینا چھوڑ دیتی ہیں اور سست نظر آتی ہیں۔ ان کے انڈوں میں بھی بیماری کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے چوزوں میں بیماری منتقل ہو جاتی ہے۔

احتیاط و علاج

Reqtin-F چار گرام فی کلوگرام خوراک یا Furazolidone خالص آدھا، چوتھائی گرام فی کلو خوراک یا Imefuyl ایک سی سی دو لیٹر پانی میں تین تا پانچ دن دیں۔

4۔ مرغیوں کا ہیضہ

علامات

بیمار مرغی کے پر بے رونق اور چمک دار ہو جاتے ہیں۔ کلغی اور کنٹھ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ کنٹھ سوج جاتے ہیں۔ ناک سے بدبودار مواد بہتا ہے۔ بیمار مرغی کھڑی اونگھتی رہتی ہے اور چلنے پر لڑکھڑاتی ہے۔ زرد رنگ کے دست کرتی ہے۔

احتیاط و علاج

ٹرائی برسن آدھا گرام فی لیٹر پانی نیوٹیرا 501 گرام فی لیٹر پانی Imeguyle آدھا گرام فی لیٹر پانی۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

مرغیوں کی سانس کی بیماریاں

(نزلہ، زکام، کھانسی)

علامات

شروع میں بیمار چوزے اور مرغیاں سست نظر آتے ہیں۔ چونچ کھول کر گردن لمبی کر کے سانس لیتے ہیں۔ سانس لیتے وقت غرغر کی آواز آتی ہے۔ ناک اور گلے میں گاڑھا لیسدار مادہ جمع ہوتا ہے۔ کلغی اور کنٹھ پیلے سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں سوج جاتی ہیں۔ آنکھوں سے سفید مادہ جمع ہو جاتا ہے۔

احتیاط و علاج

نائیلان (ڈائی ہائیڈ روسٹر پیٹو مائی سین (ڈی ایچ ایس) آدھا سے ایک ملی لیٹر کا گوشت کے اندر ٹیکہ لگائیں۔ نیز ارتھرو مائی سن 20 فیصد ایک گرام ایک لیٹر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ پروویٹ ایک گرام و لیٹر پانی میں دیں تین تا پانچ دن۔

چچڑیوں کا بخار

علامات

جس طرح انسانوں میں مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا بخار ہوتا ہے۔ اس طرح مرغیوں میں یہ بیماری چچڑیوں کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ بیمار مرغیاں سست ہو جاتی ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ کلغی اور کنٹھ پیلے ہو جاتے ہیں۔ سبز رنگ کی بیٹ کرتی ہیں۔ گردن اکڑ جاتی ہے۔ ٹانگوں کا فالج ہو جاتا ہے۔

احتیاط و علاج

پنسلین، پڑامائیسین یا سٹر پیٹو مائی سین میں سے کسی ایک دوائی کا ایک ملی لیٹر کا ٹیکہ لگائیں۔ چڑوں کو مارنے کیلئے نیگوان، کیمکسن ایسنٹول کا سلوشن تیار کر کے مرغیوں کے کھڈوں اور مرغیوں پر چھڑکیں۔

خونی پیچش

علامات

چوزے اور چھوٹی عمر کی مرغیوں میں بیماری زیادہ شدید ہوتی ہے۔ بیمار چوزے پر پھیلائے الگ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

بیٹھ جاتے ہیں۔کمزور اور نڈھال نظر آتے ہیں۔آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔خون آلود دست کرتے ہیں اور اس بیماری سے بہت سے چوزے مر جاتے ہیں۔

احتیاط و علاج

امپرول سول 20فیصد ایک گرام ایک لیٹر پانی میں حل کر کے پینے کو دیں یا امپرول میکس 25فیصد، 2 گرام ایک کلوگرام خوراک میں میلا کر دیں یا سلفا کینا لسلین سلوشن 1 سی سی ایک لیٹر پانی میں حل کر کے تین دن تک پلائیں۔

مرغیوں کی آنتڑیوں کے کیڑے (لہپ)

علامات

مرغیوں کی انتڑیوں میں لمبے لمبے گول قسم کے کیڑے عام پائے جاتے ہیں جو مرغیوں کی خوراک کا زیادہ حصہ خود چوس جاتے ہیں۔مرغیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔چوزے صحیح طور نشوونما نہیں پاتے۔ مرغیاں انڈے دینا بند کر دیتی ہیں۔

احتیاط و علاج

پیرازین پوڈر آدھ گرام 1/4 کلوگرام، خوراک میں ملا کر صرف ایک دفعہ کھلائیں۔

کچے انڈے دینا

علامات

کئی مرغیاں کچے انڈے دینا شروع کر دیتی ہیں۔انڈوں کا چھلکا یا تو کمزور ہوتا ہے یا چھلکے کی جگہ بالکل پتلی سی جھلی ہوتی ہے۔انڈوں کا چھلکا چونے سے بنتا ہے۔اگر مرغیوں میں چونے کی کمی ہو جائے تو مرغیاں کچے انڈے دینا شروع کر دیتی ہیں۔

احتیاط و علاج

انڈے دینے والی مرغیوں کو خوراک میں چونا یا ہڈیوں کا چورا شامل کر کے کھلائیں۔اس کے علاوہ سفید پتھر کے باریک باریک ٹکڑے، سیپیاں، گھونگے وغیرہ کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال نمبر 5: نوٹ تحریر کریں۔

1۔ مرغیاں پالنے کا طریقہ

جواب:

مرغیاں پالنے کے طریقے

تجارتی سطح پر مرغیاں پالنے کے عام طور پر دو طریقے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

1۔ فرش پر مرغیاں پالنا

اس طریقے میں کمرے کے فرش پر بچھالی ڈال کر مرغیاں رکھی جاتی ہیں۔ پانی اور خوراک کے برتن اور انڈے دینے کے گھونسلے کمرے کے اندر مہیا کیئے جاتے ہیں۔

2۔ پنجروں میں مرغیاں پالنا

انڈوں والی مرغیوں کو فرش پر رکھنے کا رواج عام ہو رہا ہے۔

پنجروں میں مرغیاں پالنے کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

1۔ پنجروں میں مرغیاں بیمار کم ہوتی ہیں۔

2۔ مرغیوں کو دوائی دینا اور ٹیکے لگانا آسان ہوتا ہے۔

3۔ ایک مخصوص جگہ پر جتنی مرغیاں آپ فرش پر رکھ سکتے ہیں اس جگہ میں پنجرے لگا کر اس سے تین گنا زیادہ مرغیاں رکھ سکتے ہیں یعنی جگہ کی بچت ہوتی ہے۔

4۔ انڈے صاف ستھرے رہتے ہیں اور ٹوٹتے بھی نہیں۔

5۔ انڈوں کو اکٹھا کرنا آسان ہوتا ہے۔

6۔ مرغیوں میں انڈے توڑ کر پینے کی عادت نہیں پڑتی۔

7۔ مرغیاں آپس میں لڑنے اور ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کی بری عادت سے محفوظ رہتی ہیں۔

8۔ بیمار اور انڈے نہ دینے والی مرغیوں کی شناخت آسانی سے ہو سکتی ہے۔

9۔ ایک وقت میں ایک ملازم زیادہ مرغیوں کی دیکھ بھال کر سکتا ہے۔

10۔ مرغیوں کی چوری کا بہت آسانی سے پتہ چل جاتا ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

2۔ مرغیوں کی جدید نسلیں

جواب:

2۔ مرغیوں کی جدید نسلیں اور ان کی خصوصیات

دنیا میں مرغیوں کی بہت سی نسلیں پائی جاتی ہیں جو اپنی پیداواری صلاحیتوں، رنگ اور جسامت کے لحاظ سے مختلف قسموں اور ناموں سے مشہور ہیں اور ہر خطہ میں پائی جانے والی مرغیوں میں بعض اوصاف مشترکہ پائے جاتے ہیں مرغیوں کو عالمگیری صورت میں چار مختلف جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ انڈوں والی مرغیاں (لیئرز)

نسل کشی کے مختلف طریقوں اور انتخاب کے ذریعے یہ دوغلی نسلیں پیدا کی گئی ہیں۔ یہ سفید، سرخ اور بھورے رنگ کی ہوتی ہیں۔ سفید رنگ کی مرغیاں عموماً سفید چھلکے والے انڈے دیتی ہیں اور سرخ یا بھورے رنگ والی مرغیاں لال چھلکے والے انڈے دیتی ہیں۔ ان نسلوں کے ایک دن کی عمر کے چوزے مختلف کاروباری اداروں سے ہر بڑے شہر میں دستیاب ہیں۔ ان نسلوں میں مندرجہ ذیل خوبیاں یکجا کر دی گئی ہیں تاکہ ان سے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل ہو سکے۔

1۔ ان کا جسم ہلکا اور چست و چالاک ہوتا ہے۔

2۔ 20 ہفتے کی عمر میں جوان ہو کر انڈے دینا شروع کر دیتی ہیں۔

3۔ خوراک کو انڈوں میں تبدیل کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہیں۔

4۔ سال میں 250 سے زیادہ انڈے دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

5۔ انڈوں کا سائز بڑا ہوتا ہے۔

6۔ یہ مرغیاں کڑک نہیں ہوتیں۔

7۔ رہائش کیلئے جگہ کم درکار ہوتی ہے۔

8۔ مناسب دیکھ بھال کرنے سے بیمار نہیں ہوتیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

9۔ خوراک کم کھاتی ہیں یعنی تھوڑی خوراک کھا کر زیادہ انڈے دیتی ہیں۔

2۔ گوشت والی مرغیاں (برائلرز)

یہ مرغیاں بھاری نسلوں کی مرغیوں کے باہمی ملاپ سے تیار کی گئی ہیں ان میں ایسی خوبیاں اکٹھی کردی گئی ہیں جن سے کم سے کم خرچ میں تھوڑے عرصے میں زیادہ سے زیادہ گوشت حاصل ہو سکے۔

ان کی چند ایک خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ کم سے کم خوراک کھا کر زیادہ گوشت پیدا کرتی ہیں۔

2۔ 8 ہفتے کی عمر میں ڈیڑھ سے دو کلو وزن کی ہو جاتی ہیں۔

3۔ خوراک کو گوشت میں تبدیل کرنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔

4۔ برائلر کا گوشت نرم بغیر ریشہ کے غذائیت سے بھرپور اور زود ہضم ہوتا ہے۔ پکانے میں آسانی ہوتی ہے۔

5۔ برائلر مرغی کو ذبح اور صاف کرنے پر اسی وزن کی دیسی مرغی کی نسبت گوشت زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

6۔ برائلر مرغی کے گوشت میں دیسی مرغی کے گوشت کی نسبت ہڈیوں کی فیصد مقدار کم ہوتی ہے۔

ان نسلوں کے ایک دن کی عمر کے چوزے فروخت کرنے والے کئی ادارے Hatcheries کام کرتے ہیں۔ نسلی اور پیداواری لحاظ سے ان تمام اداروں کی لیئرز اور برائلرز یکساں مفید ہیں۔ صحت مند اور بیماریوں سے پاک جوڑے پیدا کرنے میں ان اداروں کی اپنی انتظامی صلاحیت پر بھی بہت انحصار ہوتا ہے۔ اچھی شہرت والے ادارے سے ایک دن کی عمر کے چوزے خریدنے چاہئیں۔

☆ **کچھ لوگ ایک دن کی عمر کے چوزے ڈبوں میں بند بازاروں، گلیوں اور دیہات میں فروخت کرتے پھرتے ہیں۔ یہ تمام کے تمام چوزے نر ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ وزن کرنے کی بھی صلاحیت نہیں ہوتی، یہ چوزے بالکل نہ خریدیں۔**